DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء للامور الشرعیۃ والمالیۃ

دارالافتاء

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ون ویلنگ کرتے ہوئے اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کے اس فعل کو خودکشی کہیں گے یا نہیں؟ جواب مع ادلّہ دے کر ممنون فرمائیں۔

مستفتی: عزیر عبّاس

03036183671

الجواب بعون الملک الوہاب

واضح رہے کہ ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے جان یا عضو کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو ہر گز جائز نہیں۔ ون ویلنگ کرنے سے چونکہ انسانی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے، لہذا یہ فعل ناجائز ہے اور اس سے اجتناب ضروری ہے، البتہ ون ویلنگ کرتے ہوئے اگر کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کی موت کو خودکشی نہیں کہیں گے اور نہ ہی اس پر خودکشی والے احکامات جاری ہوں گے۔

الموسوعة الفقهية الكويتية (284/6)

إذا وقع حريق في سفينة، وعلم أنه لو ظل فيها احترق، ولو وقع في الماء غرق. فالجمهور (المالكية والحنابلة والشافعية، وهو قول أبي حنيفة) على أن له أن يختار أيهما شاء. فإذا رمى نفسه في الماء ومات جاز، ولا يعتبر ذلك انتحارا محرما إذا استوى الأمران.

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: عمار یاسر شاہ عفی عنہ

دارالافتاء: صادق آباد

13/ صفر 1440ھ بمطابق 23/ اکتوبر 2018ء

دارالافتاء
فتویٰ نمبر 24/16
مورخہ ۱۴/۲/۱۴۴۰
للامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد ضلع رحیم یار خان پاکستان

دستخط: مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
محمد ابراہیم
۱۴/۲/۱۴۴۰ھ
مفتی

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
طارق بشیر عفی عنہ
۱۴۴۰/۲/۱۳ھ
نائب مفتی

دستخط: مفتی **احسن عزیز صاحب** مدظلہم

الجواب صحیح
عفی عنہ
۱۴۴۰/۲/۱۴ھ
نائب مفتی

Scanned by CamScanner